از مکاتیب شریفہ
مکتوب نمبر ۸۵ و ۹۰ فارسی

ایضاح الطریقہ

سیّدنا و مولانا قبلہ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ

ترجمہ اُردو

حضرت مولانا منظور احمد صاحب

طباعت بحکم

شیخ المشائخ سیّدنا و مُرشدنا قبلہ

حضرت مولانا ابو الخلیل خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجدّدیہ

ایضاح الطریقہ

سیّدنا و مولانا قبلہ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ
(از مکاتیب شریفہ مکتوب نمبر ۸۵ و ۹۰ فارسی)

ترجمہ اُردو

حضرت مولانا منظور احمد صاحب
مدینہ منورہ

طباعت بحکم

شیخ المشائخ سیّدنا و مُرشدنا قبلہ
حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
مسند افروز ارشاد خانقاہ سراجیہ

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں، ضلع میانوالی

نام کتاب : ایضاح الطریقہ

نام مصنف : حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اُردو ترجمہ : حضرت مولانا منظور احمد صاحب، مدینہ منورہ

اشاعت بحکم : شیخ المشائخ قبلہ حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

اہتمام : دی پرنٹ، راولپنڈی، ۰۳۰۰-۵۱۹۲۵۴۳

ناشر : خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، کندیاں، ضلع میانوالی

طبع اوّل : ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

طبع دوم : ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

ہدیہ :

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں، ضلع میانوالی

طریق دوّم مراقبہ

طریق دوّم مراقبہ و آن نگہبانی دل است از خواطر و نگرانی فیض الٰہی است بے واسطہ ذکر و بے رابطہ مرشد۔

باید کہ در جمیع اوقات بہ نیاز و شکست تمام متوجہ ذات الٰہی باشد، تا توجہ الی اللہ بے مزاحمت خواطر ملکہ دل گردد۔ و ایں لحاظ ذات تقدس و تعالیٰ و دوام توجہ قسم اعلیٰ ذکر است کہ مقصود را اہم اذکار حضور مسمّی مطلوب است بحضورِ اسم کہ آن واسطہ است حصولِ مطلوب را می فرمایند مراقبہ اقرب است۔ بجذبہ از نفی اثبات از دوام مراقبہ بمرتبہ وزارت تواں رسید اشراف بر خواطر و تصرف در ملک و ملکوت از مراقبہ است۔ اما ملکہ مراقبہ بے کثرتِ ذکر و صحبت ارباب جمعیت دشوار است۔

طریق سوّم رابطہ شیخ

طریق سوّم: استفادہ از صحبت کمال است کہ بیمن توجہ و اخلاص او دل از غفلت پاک گردد و بجاذبہ محبتِ او انوار مشاہدہ الٰہی بر دل درخشیدن گیرد۔

در حضورش برعایت ادب و رضاء خاطر و غیبت بنگاہ داشت تصور او فیضاب شود۔
گفتہ اند کہ ایں امر تمام ادب است و ہیچ بے ادب بخدا نرسد۔

مــن ضیّــع الــرب الادنــٰی
لـم یصـل الـی الـرب الاعلـٰی

می فرمایند کہ ایں طریق موصل تر و آسان تر است از طریق ذکر و طریق مراقبہ و ایں را ذکر رابطہ گویند۔

طریق دوّم مراقبہ

(اس سلسلہ کا) دوسرا طریقہ مراقبہ ہے۔ یعنی بے واسطہ ذکر و بے واسطہ مرشد (مرید) اپنے دل کی طرف متوجہ ہو اور اس کو غیر اللہ کے خیالات سے پاک رکھے اور فیض الٰہی کی نگرانی کرے۔

چاہیے کہ ہر وقت عاجزی و شکستہ دلی کے ساتھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات کی طرف متوجہ ہو، حتیٰ کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ میں جم جائے اور یہ دائمی لحاظ اللہ تقدس وتعالیٰ کی ذات اور دائمی توجہ اعلیٰ ترین ذکر اور اذکار کا مقصود ہے۔ (اسم ذات کے) ذکر سے مطلوب حضور مع اللہ ہے نہ کہ ذکر جو واسطہ ہے اس مقصود کے لیے اور بس۔ فرماتے ہیں کہ مراقبہ جذبہ کے ساتھ ذکر نفی اثبات سے زیادہ اقرب ہے۔ اگر دائمی مراقبہ حاصل ہو تو (مرید کو) مرتبہ وزارت ملتا ہے۔ (دوسرے کے) دل کی بات اس پر منکشف اور ملک وملکوت پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ مگر مراقبہ کا ملکہ بلا ذکر کثیر اور بلا صحبت شیخ حاصل ہونا دشوار ہے۔

طریقہ سوّم رابطہ شیخ

طریق سوّم: تیسرا طریقہ محبت شیخ کامل ہے۔ اس کی صحبت سے اور اس کی توجہ و اخلاص کی برکت سے (مرید کے) دل سے غفلت دور ہوتی ہے۔ محبت الٰہی کی کشش سے (مرید کے) دل پر مشاہدہ الٰہی کے انوار چمکنے لگتے ہیں۔

(مرید کے لیے لازم ہے) کہ شیخ کامل کے حضور میں ادب کا لحاظ رکھے اور اس کے دل کو خوش رکھے اور (شیخ کامل کی) غیر حاضری میں اس کے تصور کی نگہداشت رکھے اور فیض پائے۔ فرمایا ہے کہ تصوف تمام کا تمام ادب ہے اور کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچ پاتا۔

ترجمہ: ”جو چھوٹے تربیت کرنے والے رب (یعنی پیر و مرشد کو)
ضائع کردے، بڑے رب الارباب تک نہیں پہنچ سکتا۔“

اکابر نے فرمایا ہے کہ صحبت شیخ کامل کا یہ تیسرا طریقہ ذکر اور طریق مراقبہ سے زیادہ آسان اور واصل باللہ کرنے والا ہے۔ اس کو ذکر رابطہ کہتے ہیں۔